مرزا قادیانی کا تعارف

مصنف۔ مولانا پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

مفکر اسلام حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مرزا قادیانی کا تعارف

تمہید:

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ آپ کی ختم نبوت پر ایمان اتنا ہی ضروری ہے جتنا آپ کی نبوت و رسالت پر آپ کو نبی و رسول مان کر آپ کی خاتمیت کا انکار کرنے والا سخت مکار اور اسلام کا دشمن ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے اور کثیر آیات کریمہ، متعدد احادیث شریفہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے قریب جب کچھ لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر اُن کا بروقت قلع قمع ضروری سمجھا۔ اور اس حقیقت کو پوری طرح واضح کر دیا کہ اہل ایمان منکرین ختم نبوت کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔

حدیث پاک کی رو سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کاذب (جھوٹا) ہی نہیں۔ کذاب (بہت بڑا جھوٹا) اور دجال (دھوکہ دینے والا۔ اور حق کو چھپانے والا) ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

لا تقوم الساعة حى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله

قیامت قائم نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا نہ ہوں۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

کذاب اس لئے کہ اس نے مخلوق پر نہیں بلکہ خالق پر جھوٹ باندھا اور وہ بھی ایسا جس سے محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی فضیلتِ خاصہ کا انکار لازم آتا ہے۔ اور دجال اس لئے کہ اس نے ولایت و قطبیت کا دعویٰ کر کے کوئی عام دھوکا نہیں بلکہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے بہت بڑا دھوکہ دیا ہے۔ اس

دعویٰ کے بعد پھر ظلی و بروزی وغیرہ کے الفاظ سے اپنے دجال ہونے کو مزید واضح کر رہا ہے۔ یاد رہے کائنات کی ہر چیز حضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اُجاگر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ مواہب الدنیہ شریف کی ایک روایت کا آخری حصہ ملاحظہ ہو۔

ولقد خلقت الدنیا واھلھا لا عرفھم کرامتك ومنزلتك عندی ولو لاك ما خلقت الدنیا

اور یقین جانئے میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا فرمایا کہ انہیں پہچان کراؤں اس عزت و مرتبہ کی جو تمہارے اور میرے نزدیک ہے۔ اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء کے بعد نبوت کا مدعی جہاں اپنے دجال و کذاب ہونے کا ثبوت دے رہا ہے وہاں اُس کا یہ دعویٰ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا پیشگوئی کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے گھٹیا کردار سے خدا کے سچے نبیوں اور رسولوں کی عظمت کا نقش بھی دلوں میں بیٹھتا ہے جیسا کہ ''**تعرف الاشیاء باضدادھا**'' (چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں)۔ کے مطابق سیاہ راتوں کی وجہ سے چاندنی راتوں کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ نبوت کے جھوٹے مدعی کو قدم قدم پر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ قدرت خداوندی ہر حال میں اپنے سچے نبی و رسول کی امداد فرماتی ہے اور اس کے دشمنوں کو ہر رنگ میں ذلیل و خوار کرتی ہے۔

مرزا قادیانی:

حدیث مذکور تیس دجالوں میں سے مرزا غلام احمد قادیانی بہت نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ اس لئے کہ عملاً جتنا اُس نے ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا۔ شاید آج تک کوئی دجال بھی نہیں پہنچا سکا۔ دنیا کی ایک بہت بڑی حکومت جو اسلام دشمنی میں بھی سب سے آگے تھی۔ اس کی سرپرستی کر رہی تھی۔ لہٰذا اپنے دجل و فریب میں مرزا کئی دجالوں سے آگے نکل گیا۔

زیر نظر مضمون میں اس کی سیرت کے مختلف پہلو نہایت ہی اختصار کے ساتھ قارئین کے سامنے لائے جا رہے ہیں۔ تاکہ وہ خود کسی حد تک اندازہ کر سکیں کہ دعویٰ نبوت تو کجا۔ وہ دعویٰ ایمان کے بھی قابل نہیں۔ وہ یقیناً کذاب و دجال ہے۔ ہاں اگر اُس کا کوئی دعویٰ قابل قبول ہے تو وہ جو اس نے خود اپنے ایک درج ذیل شعر میں کیا ہے۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

خاندانی پس منظر:

مرزا قادیانی کی قوم مغل اور گوت برلاس تھی۔ باپ کا نام غلام مرتضٰی، دادے کا نام عطا محمد اور پڑدادے کا گل محمد تھا۔ طبیعت میں ملت دشمنی رچ بس گئی تھی اس لئے سکھوں کے زمانے میں مسلمانوں کی بجائے انہی کا ساتھ دیتے تھے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں مرزا غلام مرتضٰی نے سیالکوٹ کے محاذ پر انگریزوں کی حمایت میں اپنی طرف سے پچاس گھوڑے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بھیج دیئے۔ اس غداری کے نتیجے میں اُسے دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی۔ (مرزا قادیانی نے اس کرسی پر بڑا فخر کیا ہے جیسا کہ اُس کی کتاب تحفہ قیصریہ میں صفحہ 16 پر مذکور ہے۔)

ولادت:

مرزا کے بقول سن ولادت 1839ء یا 1840ء (تریاق القلوب) بعض کے نزدیک 1836ء (مرزا محمود کا سپاسنامہ) یا 1837ء ہے۔ (موج کوثر)۔

نام مرزا غلام احمد ہے۔ (قرآن حکیم یا حدیث پاک میں کسی نبی کا نام مرکب نہیں ملتا شاید قدرت نام سے بھی اس دعویٰ کی تردید کرانا چاہتی تھی۔ نیز اس کا لغوی معنی بھی اس کے دعویٰ کی تائید نہیں کرتا)

بچپن اور تعلیم:

بقول مرزا چھ سات سال کی عمر میں قرآن حکیم اور چند فارسی کتابیں پڑھ لیں پھر کچھ عربی سیکھی۔ بعد میں ایک شیعہ عالم گل علی شاہ نامی سے سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں کچھ نحو، منطق و حکمت کی تعلیم لی۔ طب کی بعض کتابیں اپنے باپ سے پڑھیں۔ بقول مرزا تعلیم کا شوق تو بہت تھا۔ مگر باپ حفظان صحت کے پیش نظر زیادہ مطالعے سے روکتا تھا۔ ضبط شدہ دیہات کی واگزاری کے لئے مقدمات کی پیروی بھی خاطر خواہ حد تک علم حاصل کرنے میں حائل رہی۔

(اللہ کے نبی دنیا کو سکھانے آتے ہیں۔ دنیا میں کسی سے سیکھتے نہیں۔ وہ اپنے بھیجنے والے کے شاگرد اور امت کے استاد ہوتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس مرزا لوگوں سے پڑھا اور پھر وہ بھی بہت محدود۔ نہ تفسیر نہ حدیث، پڑھیں تو عربی اور فارسی اور علم و حکمت کی ابتدائی کتابیں۔ اتنا ناقص علم اکثر خطرۂ ایمان بن جاتا ہے۔ یونہی طب کا علم بھی پورا حاصل نہ کیا گویا خطرہ ایمان ہی نہیں۔ خطرہ جان بھی۔ یہ اسی ناقص علم کا اثر ہے کہ عربی، فارسی اور اُردو تحریریں فصاحت بلاغت سے خالی اور اغلاط سے پُر ہیں۔)

مرزا قادیانی چڑیاں مار کر وقت ضائع کرتا رہا۔ (سیرۃ المہدی) اور لوگ اسے سندھی کے نام سے پکارتے تھے۔ تربیت ایسی ناقص تھی کہ لڑکوں کے کہنے پر ایک دفعہ گھر میں شکر لینے آیا تو بغیر کسی سے

پوچھنے کے (یعنی چوری) ایک برتن میں سے سفید بورا جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ راستے میں مٹھی بھر کر منہ میں ڈالا تو پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرۃ المہدی)

دور شباب اور ملازمت:

جوانی میں آوارگی اور بھی جوان ہوگئی۔ چنانچہ ایک دفعہ مرزا کو اپنے دادے کی پنشن مبلغ سات سو روپے لینے گورداسپور بھیجا گیا تو اس کا چچا زاد بھائی مرزا امام الدین بھی پیچھے ہو لیا۔ پنشن وصول کی تو دونوں ادھر اُدھر پھرتے رہے۔ حتیٰ کہ چند دنوں میں ساری رقم ضائع کر دی۔ گھر جاتے ڈر آتا تھا اس لئے مرزا سیالکوٹ کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر ملازم ہو گیا۔ یہیں پادریوں سے مناظرے اور خفیہ ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ (دوسرا ساتھی مرزا امام الدین ادھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اُس نے چارے کے ایک قافلے پر ڈاکہ مارا)

یہیں ملازمت کے دوران ڈاکٹر امیر شاہ صاحب سے انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھیں (جن سے انگریزی میں الہامات میں مدد ملی) یہی قانونی کتابوں کا مطالعہ کیا اور مختاری کا امتحان دیا مگر کامیابی نہ ہوئی تو باپ کے کہنے پر چار سال (1864ء تا 1868) کی ملازمت کے بعد گھر واپسی ہوگئی۔ سیالکوٹ میں پادری بٹلر کے ساتھ بہت روابط تھے انگریز اپنی حمایت کے لئے کسی کو نبوت کا مدعی بنانا چاہتے تھے۔ برطانی ہند کی سنٹرل انٹیلی جنس کی روایت کے مطابق ڈپٹی کمشنر نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لئے طلب کیا۔ ان میں سے مرزا نبوت کے لئے نامزد ہوا۔ (تاریخ محاسبہ قادیانیت)

الہام کا دعویٰ:

اب اس نے یہ تاثر دیا کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور میری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جس بالا خانے میں الہام سوچتا تھا۔ اُس کا نام بیت الفکر تھا۔ الہام نویسی کے لئے ایک سادہ سا بارہ سالہ ہندو لڑکا ملازم رکھ لیا۔ لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل قادیان کے دو ہندو خاص مشیر تھے۔ مقبول الدعا ہونے کے اشتہار بھی شہروں میں پھیل گئے تو نذر و نیاز اور لنگر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لوگ بیعت کی درخواست کرتے تو کہتا کہ ابھی خدا کا حکم نہیں آیا۔

مجددیت کا اعلان:

حکیم محمد شرف کلانوری جس کے پاس مرزا امرتسر جا کر رہتا تھا نے مجددیت کے اعلان کا مشورہ دیا تو مرزا نے ہزاروں کی تعداد میں اشتہار چھپوا کر یورپ، امریکہ وافریقہ تک کے وزراء وغیرہ کو بھیجے مگر ایک بھی قائل نہ ہوا۔ حکیم نورالدین نیچری تھا۔ مرزا کا ہم مزاج تھا۔ جموں میں مقیم تھا۔ مرزا گیا اور اس سے یاری

گانٹھ لی۔ مرزا کے مختلف دعوؤں میں اس کا مشورہ بھی شامل رہا۔ مجددیت کا اعلان 1889ء میں کیا۔

ہوشیار پور میں چلہ:

زہد و ریاضت کی شہرت کے لئے تین مریدوں کو ساتھ لے کر ہوشیار پور گیا اور چلہ کشی کے دس اشتہارات تقسیم کر کے چلے میں بیٹھ گیا۔ یہاں الہام ہوا کہ 20 فروری 1886ء کو ایک عالمگیر برکت کا حامل لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا نام عنموائیل رکھنا۔ 22 مارچ 1886ء اور 8 اپریل 1886ء کو پھر اسی مضمون کے اشتہار شائع کئے۔ چونکہ خدا اپنے دشمن کو ذلیل کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا لڑکی پیدا ہوئی۔ اگلے حمل پر وہی رٹ شروع ہوئی تو 7 اگست 1887ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ جسے عنموائیل کہا گیا۔ مگر وہ سوا سال کا ہو کر مر گیا۔ ساڑھے سات سال بعد پھر مبارک احمد پیدا ہوا۔ مرزا نے اُسی کو عنموائیل قرار دے لیا مگر وہ بھی مر گیا۔

مسیح ہونے کا دعویٰ:

مجددیت میں زیادہ عظمت نظر نہ آئی تو مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھ دیا کہ خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ دو سال صفت مریم میں پرورش پائی۔ عیسیٰ کی روح مجھ پر نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ہوا۔ پھر مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ تو یوں میں ابن مریم بن گیا یہ جواب 11 سال کی سوچ بچار کا نتیجہ تھا۔ ورنہ مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کے دونوں دعوے اس نے باری باری 1891ء میں ہی کر دیئے تھے۔

اس کے بعد لاہور، لدھیانہ اور دہلی کے مناظروں میں بُری طرح شکست کھائی۔

"آسمانی منکوحہ" کے حصول میں ناکامی:

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری مرزا قادیانی کے بہنوئی کا حقیقی بھائی اور اس کی چچا زاد بہن کا خاوند تھا۔ اس کی بیٹی محمدی بیگم خوش جمال تھی۔ مرزا نے اس کے حصول کے لئے الہامات گھڑ لئے اور کہا کہ اگر میرے بجائے کسی اور سے نکاح کیا تو خاوند ڈھائی سال میں اور (لڑکی) کا باپ تین سال میں مر جائے گا۔ اور اس لڑکی کو میرے نکاح میں ہی آنا پڑے گا۔ کیونکہ خدا کا فیصلہ یہی ہے۔ مگر اس پیشگوئی کا بھی وہی حشر ہوا جو کذاب و دجال کی پیشگوئیوں کا ہوا کرتا ہے۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

1892ء میں کسی نے پوچھا کہ "تم اگر مسیح ہو تو مہدی کہاں ہیں؟" بولا۔ "میں ہی مہدی ہوں"۔ مگر اس کا اظہار زیادہ کھل کر نہیں کرتا تھا تاکہ انگریز مہدی سوڈانی کی طرح اُسے بھی خطرناک نہ سمجھ لیں۔

آتھم عیسائی سے مناظرہ:

جنڈیالہ ضلع امرتسر کے مسلمانوں نے عیسائی پادریوں سے مرزا قادیانی کا مناظرہ ٹھہرالیا۔ مقابلے میں عیسائی پادری آتھم تھا۔ پندرہ دن تک مناظرے کا نتیجہ نہ نکلا۔ تو مرزا نے مباہلے کے انداز میں بتایا کہ آتھم پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گر جائے گا۔ (یعنی مرجائے گا) مگر اس پیشگوئی کا انجام بھی مختلف نہ رہا۔ اور مرزا کو بہت ذلیل ہونا پڑا۔

دعویٰ نبوت:

مرزا کو مجدد، مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کے دعوؤں کے بعد اپنی اصل منزل پر پہنچنے کا خیال آیا۔ چنانچہ 1900ء میں اُس نے دعویٰ نبوت بھی داغ ڈالا۔

(بقول محمود مردود) جمعہ کے خطیب مرزا املا عبدالحکیم نے دوران خطبہ کئی بار مرزا کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کئے۔ احسن امروہی نے بُرا منایا تو مرزا نے خطیب کی تائید کی۔ پھر کھلم کھلا تحریر میں بھی اس کافرانہ عقیدے کا پرچار کیا۔ مثلاً

1:۔ ''سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء)

2:۔ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (معاذ اللہ)

(بدر 5 مارچ 1905ء)

مگر یہ نبوت کا دعویٰ بھی مختلف مرحلوں میں طے ہوا۔ پہلے ظلی و بروزی نبی، پھر اصلی و حقیقی نبی اور پھر خاتم الانبیاء وغیرہ (معاذ اللہ) پھر جامع الصفات اور افضل الانبیاء۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے چھیڑ چھاڑ:

مرزائیت کا فتنہ اُٹھا تو اہلِ دل تلملا اُٹھے۔ قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

چنانچہ آپ نے 1899ء میں نزول مسیح اور حیات مسیح کے موضوع پر شمس الہدایت لکھی اور تمام ہندوستان بشمول قادیان تک پھیلا دی۔ مرزا قادیانی نے اس کے دلائل کا جواب تو نہ دیا۔ البتہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تفسیر نویسی کے مقابلے کا چیلنج دے دیا۔ صورت یہ تجویز کی کہ دونوں (یعنی حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا) لاہور میں جلسہ منعقد کرکے قرعہ اندازی کے ذریعے قرآن حکیم کی کوئی سورت یا

اُس سورت کی چالیس آیات لے کر دعا کریں کہ خداوند کریم سچے کو فصیح و بلیغ عربی میں بہترین معارف کے ساتھ تفسیر لکھنے کی توفیق دے اور جھوٹے سے یہ توفیق چھین لے۔ دونوں سات گھنٹے روبرو بیٹھ کر خاموشی سے لکھیں اور پھر ثالث فیصلہ دیں۔ پیر صاحب تاریخ طے کر کے اطلاع دیں۔

چنانچہ 25 اگست 1900ء کا دن مقرر ہوا۔ پیر صاحب ایک جم غفیر کے ساتھ ایک دن پہلے ہی لاہور پہنچ گئے اگلے دن جب بادشاہی مسجد کو یہ جلوس روانہ ہو رہا تھا۔ راستے میں مرزائیوں کے بڑے بڑے اشتہار لگے ہوئے تھے۔ ''پیر مہر علی کا فرار'' اہل لاہور حیران تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مرزا قادیانی کا انتظار ہو رہا ہے کہ آخر قادیان سے آخری وفد نے آ کر اطلاع دی کہ مرزا نہیں آ رہا۔ وہ بات جو مرزا نے خط میں لکھی تھی کہ ''اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں بھی کاذب سمجھا جاؤں گا۔'' عوام و خواص نے آنکھوں سے دیکھ لی۔

اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اُس نے دوسری پیش گوئی کی ہوئی تھی کہ 1908ء میں جیٹھ کا مہینہ آئے گا۔ اُس میں آپ کا انتقال ہو جائے گا۔ مگر اُس میں مرزا خود مر گیا۔ پیر صاحب نے فرمایا۔ الجیٹھ بالجیٹھ یعنی جھیٹھ جیٹھ سے بدلہ گیا۔

مرزا قادیانی کی موت:

یہ دعا قبول ہوئی اور قدرت کاملہ نے فیصلہ فرما دیا۔ چنانچہ قریباً ایک سال بعد 26 مئی 1908ء کو مرزا اپنے کفر و شر کے ساتھ دنیا خالی کر گیا۔ مرزائیوں نے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر مرزا کے خسر میر ناصر نے اس کے آخری الفاظ بیان کر کے بات ختم کر دی۔ مرزا کا جملہ یہ تھا۔

''میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔''

(حیات ناصر)

اسی قسم کی دعا، پیشگوئی مرزا اور اس کے ایک سابق ساتھی ڈاکٹر عبدالحکیم کے درمیان بھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی دوسری پیشگوئی کے مطابق مرزا قادیانی کو 14 اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا۔ چنانچہ وہ مر گیا۔ مرزا قادیانی نے جو ڈاکٹر صاحب کی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی اور وہ سالہا سال تک زندہ رہے۔

مرزا کی بدحواسیاں:

سیرۃ المہدی حصہ دوم کی ایک عبارت ملاحظہ ہو۔

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (معاذ

اللہ ثم معاذ اللہ) اپنی جسمانی عادات میں ایسے تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کو ہو جاتی تھی۔ اور بار ہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتا) ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔''

(قادیانی مذہب بحوالہ سیرۃ المہدی)

''آپ کو (یعنی مرزا قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصے سے لگی ہوئی ہے۔ اسی زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اُسی جیب میں گُڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔ یعنی مرزا بھول جاتا تھا کہ گُڑ کے ڈھیلوں کے لئے کونسی جیب ہے۔'' (قادیانی مذہب، بحوالہ تتمہ براہین احمدیہ)

سوچو! کیا یہ بدحواسی شانِ نبوت کے لائق ہے۔

کھانے کی پسندیدہ چیزیں:

کرارے پکوڑے۔ سالم مرغ کا کباب، گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں۔ مرغ اور بٹیروں کا گوشت۔ انگور بمبئی کا کیلا۔ ناگپوری سنگترہ۔ سیب۔ سردے۔ سرولی آم۔ برف اور سوڈا لیمنڈ جنجر۔ بازاری مٹھائیاں (ہندو کی دکان سے ہوں یا مسلمان کی دکان سے) ولائتی بسکٹ۔ مشک۔ عنبر۔ مفرح عنبری۔ افیون۔ ٹانک وائن (طاقتور اور نشہ دینے والی شراب) اور برانڈی حالت مرض میں جائز سمجھتے تھے اور مرض دائمی تھا)

(ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی)

لباس:

مختلف روایات کا خلاصہ کرتے ہوئے مناظر اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرزا کے سر پر رومی ٹوپی، اور پر دس گز کی پگڑی بندھی ہوئی۔ سرین کے نیچے تک شملہ لٹکتا ہوا۔ منہ میں پان۔ چست پاجامہ یا غرارہ پہنا ہوا ریشمی ازار بند۔ ایک پلے میں چابیوں کا گچھا۔ پاؤں میں الٹی گرگابی پہنے ہوئے (جس پر نشان لگے ہوں) اوپر پھٹا ہوا سفید چوغہ، دایاں بازو خشک لکڑی کی طرح ہلتا ہوا۔''

یہ ہے امت مرزائیہ کا پیشوا۔

اگر اس کے ساتھ چہرے کا ناگفتنی حلیہ بھی شامل کرلیا جائے تو۔۔۔۔

تحریر اور زبان:

انبیائے کرام فصاحت و بلاغت اور شائستگی و لطافت کا مرکز و منبع رہے ہیں۔ لیکن حیرت ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کی عربی، فارسی اور اُردو تحریریں پڑھ کر کہیں بھی حسن زبان و بیان نظر نہیں آتا۔ صرف، نحو، بے شمار اغلاط عربی، فارسی ہی میں نہیں۔ اُردو تحریروں میں بھی موجود ہیں۔ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کے استعمال میں بھی ایسے گل کھلاتا ہے کہ شاید آٹھویں جماعت کے ذہین طالب علم کو بھی عار آئے۔ چند فقرے ملاحظہ فرمائیں۔

1:۔ اور جیسی موسوی شریعت کا ابتداء موسیٰ سے ہوا۔ (ازالہ)

تبصرہ: ابتداء مؤنث ہے۔

2:۔ اس کی مرض انتہا کو پہنچ گئی۔ (براہین)

تبصرہ: مرض مذکر ہے۔

3:۔ یہ ایک ایسا قرارداد ہے۔ (چشمہ معرفت)

تبصرہ: قرارداد مؤنث ہے۔

یونہی وہ قیمت حد، چراگاہ کو مذکر اور انتظار، درد کو مؤنث لکھتا ہے۔

(ازالہ واوہام میں) پیشگوئیاں کافی ہیں۔ خواص اور عجائبات ختم نہیں ہوسکتی۔ وغیرہ میں واحد و جمع کا غلط استعمال کیا ہے۔ پروفیسر غلام جیلانی برق مرحوم نے ،حرف محرمانہ، میں اس موضوع پر مفصل بحث کی ہے۔

جہاں تک مرزا قادیانی کی شائستگی تحریر کا تعلق ہے ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ مقام نبوت کی عظمتیں تو ہمارے تصور سے بھی بالاتر ہیں۔ کوئی شریف یا صالح آدمی بھی وہ طرز بیاں اختیار نہیں کرسکتا۔ جو مرزا کی تحریروں کا طرۂ امتیاز ہے۔ صرف چند مثالیں حاضر ہیں۔

1:۔ ”یہ مولوی جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم)

2:۔ مجاہدین آزادی 1857ء کے بارے میں مرزا کہتا ہے۔

”ان لوگوں نے چوروں قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کردیا۔“

3:۔ مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق۔

"غول، لئیم، شیطان، ملعون، خبیث، مفسد، کنجری کا بیٹا۔"

تاریخی معلومات:

مرزا قادیانی تاریخ سے کتنا نابلد تھا۔ اس سلسلے میں اُس سے کیا افسوس ناک غلطیاں ہوئیں ایک طویل قصہ ہے۔ میں یہاں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ حضور سید عالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ قبل اور والدہ ماجدہ سیدنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے اس سے چھ سال بعد وصال فرمایا۔ مگر مرزا کہتا ہے۔

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت (ﷺ) وہی ایک یتیم لڑکا تھا۔ جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔" (پیغام صلح)

اتنی جہالت اور پھر دعویٰ نبوت۔ یقیناً یہ کسی دجال اور کذاب کا کام ہی ہے۔ (مزید مثالیں حرف محرمانہ میں دیکھیں)

مرزا کے فرشتے:

1:۔	خیراتی	(مکاشفات۔ تریاق القلوب)
2:۔	شیر علی	(مکاشفات۔ تریاق القلوب)
3:۔	ٹیچی ٹیچی	(مکاشفات۔ البشریٰ، ضمیمہ حقیقۃ الوحی)
4:۔	درشنی	(تذکرہ صفحہ 31)
5:۔	مٹھن لال	(تذکرہ صفحہ 515)
6:۔	حفیظ	(تذکرہ صفحہ 757)

مرزا کے بعض الھامات:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

1:۔	تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔	(انجام آتھم)
2:۔	بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔	(تتمہ حقیقۃ الوحی)
3:۔	ربنا حاج۔ ہمارا رب حاجی ہے۔	(براہین) وغیرہ
4:۔	انت منی بمنزلة ولید "تو مجھ سے بمنزلہ فرزند کے ہے۔	(حقیقۃ الوحی)
5:۔	"اسمع ولدی" اے میرے بیٹے سن۔	(البشریٰ)

الھام عربی، اُردو، انگریزی اور پنجابی میں ہوئے۔ بعض الھام بالکل مہمل ہیں۔

1:۔ ضی شائل مقیاس۔ (حقیقۃ الوحی

2:۔ ہوشعنا نعسا۔ (براہین

انگریزی حکومت کا غلام:

صرف ایک دو مقامات سے ضروری اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

1:۔ ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر لکھا ہے کہ کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔''

(قادیانی مذہب، بحوالہ تریاق القلوب

2:۔ درخواست بحضور لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ میں ''خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان'' مورخہ 24 فروری 1899ء میں لکھتا ہے۔

''میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں خدمت خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہے۔ عنایت خاص کا مستحق ہوں۔۔۔۔اس خود کاشتہ پودا کی نسبت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔'' (قادیانی مذہب بحوالہ تبلیغ رسالت از میر قاسم علی قادیانی)

خدارا سوچئے اور انصاف کیجئے دشمنان اسلام کی یہ چاپلوسی کس حد تک جائز ہے۔ اور کیا شخص نبوت کے لائق ہوسکتی ہے۔ نہیں بلکہ ایک ادنیٰ اور گنہگار مسلمان بھی جب تک مسلمان ہے۔ اسلام کے خلاف ایسی سازش نہیں کرسکتا اور اتنا ضمیر فروش نہیں ہوسکتا۔

حرف آخر:

اس سارے مضمون کو جو نہایت عجلت میں لکھا گیا ہے۔ بغور پڑھیں اور جائزہ لیں۔ کیا مرزا قادیانی نبی، مسیح، مجدد، مامور من اللہ بلکہ ایک صالح مسلمان یا ایک شریف و باغیرت انسان بھی کہلانے کے مستحق ہے۔ وہ خدا اور رسول ﷺ کا باغی اور اسلام کا غدار تھا۔ مرزائیت مذہب کا نام نہیں بلکہ دین حق کے خلاف اسلام دشمنوں کی بدترین گھناؤنی سازش ہے۔ افسوس عالم اسلام بلکہ مسلمانانِ پاکستان بھی اس خطرناک عزائم سے واقف نہیں۔ صرف ہمارے وطن عزیز میں نہیں دوسرے اسلامی ممالک میں

قادیانی مسلمانی کے بھیس میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔سوچئے کیا یہ ملک وملت کے لئے اچھا شگون ہے۔
حکومت کا ،علماء مشائخ کا ،وفادار سیاستدانوں کا ،اساتذہ وطلبہ کا اور ملت کے تمام بہی خواہوں کا اولین فرض یہی ہے کہ اپنے دین و مذہب اور ملک وملت کو بچانا چاہتے ہیں۔تو دشمنوں کے خود کاشتہ پودے کو جڑ سے کاٹ پھینکیں۔

(انحصار ملحوظ تھا۔لہٰذا پہلے حصے میں اکثر عبارتوں کا خلاصہ دیا گیا ہے۔)

عقیدہ۔ نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت وریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائی الٰہی ہے کہ جسے چاہتا اپنے فضل سے دیتا ہے۔ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب وجسم وقول وفعل وحرکات وسکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلُ الْعَظِیْم

اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب وریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔
عقیدہ۔جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جانے کافر ہے۔

عقیدہ۔ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے۔عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کیلئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو گیا جس کے سبب ان سے دور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف آئمہ اکابر اولیاء کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ۔ انبیاء علیہم السلام شرک وکفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لئے باعث نفرت ہو جیسے کذب وخیانت وجہل وغیرہا صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں۔قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔ (بہار شریعت)